کلام الاولیاء

فی

شانِ سلطان الاولیاء

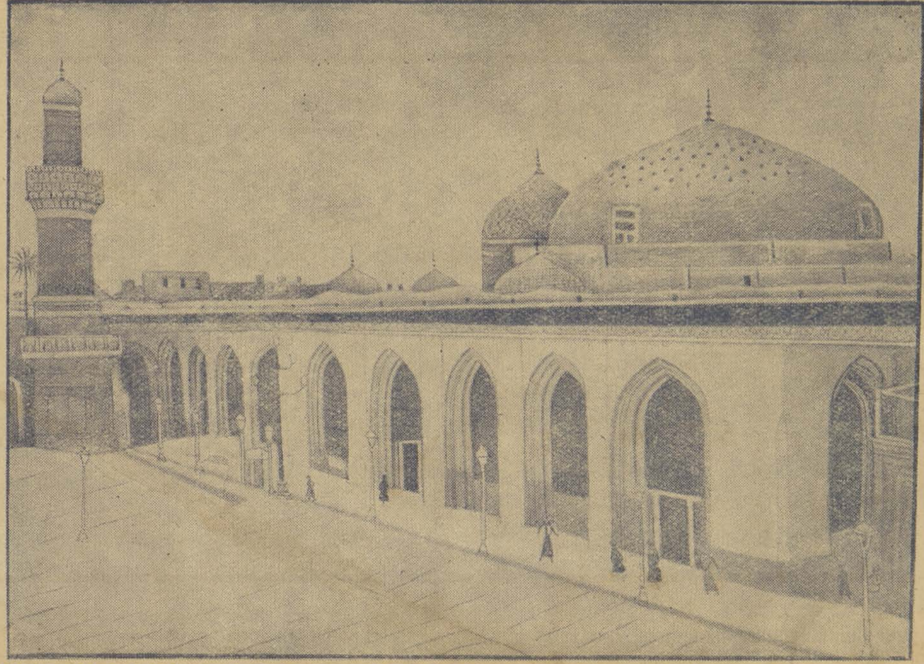
مختصر مجموعہ مدائح و قصائد جو اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے حضرت غوثِ اعظم محبوبِ سبحانی شہبازِ لامکانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی شان میں ارقام فرمائے،



رضی اللہ تعالیٰ عنہ
غوثِ اعظم خاصِ محبوبِ خدا
صلے اللہ علیہ وسلم،
نائب و وارثِ حبیبِ کبریا

1

ملنے کا پتہ کوچہ غوثیہ نیا بازار لاہور یا معرفت آرمی پریس بیرون شاہ عالمی دروازہ لاہور



دربار عالیہ غوثیہ ـ بغداد شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ درمیانِ اولیا   چوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم درمیانِ انبیا

جس طرح سرکارِ دوجہاں رحمتِ عالمیاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الانبیا والمرسلین ہیں اسی طرح جناب حضرتِ غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلطان الاولیا والعارفین ہیں۔ یوں تو ہر ولی کی شان نرالی ہے لیکن جو ارفع و اعلیٰ شان اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک حضور سرتاجِ اولیا شہنشاہِ بغداد حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ اقدس کو عطا فرمائی ہے اس کی حقیقت اکثر اولیاء اللہ بھی سمجھنے سے قاصر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ ایک بڑی بھاری غلطی کا شکار ہوئے۔ شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہ جیسے بلند پایہ بزرگ کو آپ کی بلندیٔ شان کا پتہ ایک عرصے کے بعد چلا اور حضرت خواجہ گیسو دراز بھی ایک وقت تک آپ کی عظمت و شوکت سے ناآشنا رہے۔

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

(ترجمہ) ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہوگئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے افق پر رہے گا اور کبھی غروب نہیں ہوگا۔

اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃ نہیں فرمایا بلکہ ابدًا کا لفظ فرمایا یعنی ہمارے آفتابِ عالمتاب کی ضیا باریاں طالبانِ راہِ حق کی ہمیشہ رہنمائی کرتی رہیں گی اور یہ حقیقت ہے کہ کسی

ولی اللہ کو حضور کے وسیلے اور وساطت کے بغیر ولایت نصیب نہیں ہو سکتی۔ حضور کا فرمان

قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ (یعنی میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے)

سنتے ہی تمام اولیاء اللہ نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔

تفریح الخاطر[25] میں لکھا ہے کہ سلطان الہند غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین

چشتی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت خراسان کے ایک پہاڑ کی غار میں مجاہدہ کر رہے تھے۔ اس

امرِ الٰہی سے آگاہ ہوتے ہی آپ نے تمام ولیوں سے پہلے سر جھکایا اور یہاں تک جھکایا کہ

زمین پر رکھ دیا اور کہا "بلکہ آپ کا قدم میرے سر پر ہے"۔

آپ بالتحقیق تمام پیروں کے پیر اور شیخ المشائخ ہیں۔ بہجۃ الاسرار جیسی مستند اور

معتبر کتاب میں مذکور ہے :

اخبرنا الشیخ العارف ابو محمد علی بن ادریس الیعقوبی بھا سنۃ سبع

عشرۃ وستمائۃ قال سمعت الشیخ عبد القادر (رضی اللہ تعالٰی عنہ)

یَقُوْلُ الْاِنْسُ لَھُمْ مَشَائِخُ وَالْجِنُّ لَھُمْ مَشَائِخُ وَالْمَلٰئِکَۃُ لَھُمْ مَشَائِخُ

وَاَنَا شَیْخُ الْکُلِّ (بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۳ مطبوعہ مصر)

ہم کو خبر دی شیخ عارف ابو محمد علی ابن ادریس یعقوبی نے ۶۱۷ھ میں، کہا کہ

میں نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ انسانوں کے مشائخ ہوتے

ہیں اور جنوں کے بھی مشائخ ہوتے ہیں اور فرشتوں کے بھی مشائخ ہوتے ہیں اور میں

سب کا شیخ ہوں۔

کسی ایک ولی کو ایک گاؤں والے جانتے ہیں۔ کسی بزرگ کو ایک شہر والے مانتے ہیں اور کسی برگزیدہ ہستی کو ایک ملک والے پہچانتے ہیں لیکن سرکار قطب الاقطاب شیخ الارض والسماوات سلطان الاولیاء والعارفین محبوب سبحانی قدس سرہ النورانی کی ذاتِ مقدس کا شہرہ تمام عالم میں ہے۔ ع

ہم عرب شد ہم عجم صیدِ تو اے ترکِ عجم

تمام روئے زمین پر آپ کا ڈنکا بج رہا ہے۔ جیسا کہ قصیدۂ غوثیہ شریف میں فرماتے ہیں :-

طُبُوْلِی فِی السَّمَا وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاءُوسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِیْ

(ترجمہ) میرے نام کے ڈنکے زمین و آسمان میں بجائے جاتے ہیں اور نیک بختی کے نقیب و نگہبان میرے لئے ظاہر ہو رہے ہیں۔

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

(ترجمہ) اللہ تعالٰے کے تمام شہر میرا ملک ہیں اور ان پر میری حکومت ہے، میرا وقت میرے دل کی پیدائش سے پہلے ہی صاف تھا۔ یعنی میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی مصفا تھی۔

اگرچہ عوام آپ کے علوِ شان و ستورع سے ناواقف ہیں لیکن جملہ اہلِ بصیرت

متفقہ طور پر علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ کہ رہے ہیں :

تَاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا

بخدا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم سب پر فضیلت اور فوقیت عطا فرمائی ہے۔

ہم اس مختصر رسالہ میں چند ایک بلند پایہ اور ہر سلسلہ طریقت کے مایہ ناز بزرگوں کا کلام جو انہوں نے سیّدنا و مرشدنا شیخ الکل جناب پیرانِ پیر دستگیر روشن ضمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ مبارکہ میں فرمایا ہے درج کرتے ہیں تاکہ عوام پر یہ بات واضح ہو جائے کہ ان متعدس ہستیوں کو بارگاہِ غوثیت مآب کے ساتھ کس قدر ارادت اور عقیدت ہے نیز جناب سیّدنا حضرتِ غوث الثقلین قدس سرّہٗ العزیز کی قدر و منزلت، عظمت و شوکت کس قدر بلند اور ارفع و اعلیٰ ہے، یہ منتخب کلام فی الحقیقت گمراہوں کے لئے چراغِ ہدایت رہروں کے لئے رہبرِ طریقت اور سالکین کے لئے چشمۂ فیوض و برکات ہے۔

ہمیں امید ہے کہ اس نادر مجموعۂ کلام کا مطالعہ کر کے ناظرین کرام بالعموم اور عقیدتمندانِ حضور غوثِ پاک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بالخصوص محظوظ و مسرور ہونگے۔

ناچیز حقیر سگِ درگاہِ عالیہ قادریہ

حافظ برکت علی عفی عنہ

کلام الاولیاء

فی شان

سلطان الاولیاء

یعنی در شان عالیجناب قطب الاقطاب شیخ الارض و السماوات سید السادات

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمودہ امام محمد بن سعید بن احمد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ

(تفریح الخاطر۔ روضۃ النواظر و نزہۃ الخاطر)

شَهِدَتْ بِرُتْبَتِهٖ جَمِيْعُ مَشَائِخٍ ۔۔۔ فِيْ عَصْرِهٖ كَانُوْا بِغَيْرِ تَنَاكُرٍ

یعنی تمام مشائخ نے حضور (غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کے بلند مرتبہ کی شہادت دی ہے اور اس میں کسی کو انکار نہیں۔

اَمَّا الَّذِيْنَ تَقَدَّمُوْا قَدْ بَشَّرُوْا ۔۔۔ بِقُدُوْمِهِ الْمَيْمُوْنِ اَكْرَمَ طَائِرٍ

كَالْعَالِمِ الْبَصْرِيْ هُوَ الْحَسَنُ الَّذِيْ ۔۔۔ عَمَرَ طَرِيْقَ السَّالِكِيْنَ لِسَائِرٍ

مِنْ عَصْرِهِ السَّامِيْ اِلٰى عَصْرِ الشَّرِيْفِ ۔۔۔ اَلْقُطْبُ مُحْيِ الدِّيْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ

تمام اولیاء اللہ اور بڑے بڑے صاحب طریقت مشائخ جیسے حضرت خواجہ

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جو آپ سے پہلے ہوئے ہیں سب نے حضرت خواجہ موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ عالیہ سے لیکر سیدنا قطب الاقطاب حضرت میراں محی الدین شیخ سید عبد القادر الجیلانی قدس سرہ النورانی کے زمانۂ اقدس تک آپ کے قدومِ میمنت لزوم (بابرکت تشریف آوری) کی خوش خبری دی ہے۔

مَامِنْ رَئِيْسٍ كَانَ صَدْرَ زَمَانِهٖ　　اِلَّا وَبَشَّرَهُمْ بِاَكْرَمِ طَائِرٍ

اپنے وقت کے ہر رئیس الاولیاء (قطب) نے اس مبارک ہستی کی تشریف آوری کی خوش خبری لوگوں کو دی۔

وَالْكُلُّ كَانُوْا قَبْلَهٗ حُجَّابَهٗ　　فَتَقَدَّمُوْهُ وَكَانُوْا كُلَّ عَسَاكِرٍ

جملہ (اقطاب و اولیا) جو آپ سے پہلے آئے وہ سب کے سب آپ کے دربان تھے، اور (شہنشاہ کی آمد کی خبر دینے کے لئے) لشکریوں کی طرح آپ سے پہلے آئے۔

وَاَتٰى كَسُلْطَانٍ تَقَدَّمَ جَيْشُهٗ　　شَمْسًا تُغَيِّبُ كُلَّ نَجْمٍ زَاهِرٍ

آپ ایک بادشاہ کی طرح تشریف فرما ہوئے جس کے آگے آگے اس کا لشکر چلا (یعنے اولیاء اللہ جو حضور کے عسکری ہیں، وہ آپ سے پہلے آئے اور لوگوں کو خوشخبری دی کہ بادشاہ سلامت تشریف لا رہے ہیں) جس طرح سورج کے سامنے سب روشن ستارے غائب ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح جب آپ کا آفتابِ ولایت بلند ہوا تو آسمانِ ولایت کے سارے روشن ستارے مدھم پڑ گئے۔

هُوَ صَاحِبُ الْقَدَمِ الَّذِيْ خَضَعَتْ　　رِقَابُ الْاَوْلِيَاءِ لَهٗ بِغَيْرِ تَشَاجُرٍ

آپ وہ صاحبِ قدم ہیں کہ جن کے پائے مبارک کے آگے تمام اولیاء اللہ کی گردنیں بلا انکار جھک گئیں :-

اِذْ قَالَ مَامُوْرًا عَلٰی کُرْسِیِّہٖ	قَدَمِیْ عَلٰی رَقَبَاتِ کُلِّ اکَابِرٖ
خَنَتْ جَمِیْعُ الْاَوْلِیَاءِ رُؤُسَھُمْ	اِجْلَالِہٖ بَادِیْھِمْ وَالْحَاضِرٖ

جب آپ نے بحکم الٰہی کرسی پر بیٹھ کر فرمایا - میرا قدم جملہ اکابر اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے" تو آپ کے جلال کے سامنے تمام اولیاء اللہ حاضر و غائب نے اپنے سر جھکا دئے -

لَمْ یَمْتَنِعْ اَحَدٌ سِوٰی رَجُلٍ سَھَا	عَنْ حَالِہٖ مِنْ اِصْفَھَانَ مُکَابِرٖ
قَدْ کَانَ بَیْنَ الْاَوْلِیَاءِ مُعَظَّمًا	بِالْعِلْمِ وَالْحَالِ الشَّرِیْفِ الْفَاخِرٖ
لٰکِنَّہٗ غَلَبَتْ عَلَیْہِ شَقَاوَۃٌ	سَبَقَتْ کَاِبْلِیْسِ اللَّعِیْنِ الْکَافِرٖ

اصفہان کے ایک متکبر شخص کے سوا کسی نے انکار نہ کیا جو آپ کے حال سے بیخبر تھا - اولیاء اللہ میں علم اور عمدہ حال کے باعث اُس کی بڑی تعظیم و توقیر تھی - لیکن اُس پر شقاوت (بدبختی) غالب آ گئی (اور آپکے قدم مبارک کے آگے اپنی گردن نہ جھکائی) جس طرح شیطان ملعون کو ملائکہ میں عزت حاصل تھی - لیکن بدبختی اُس کے شامل حال ہوئی سب فرشتوں نے حضرتِ آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا - ابلیس نے اس نورِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سجدہ کرنے سے انکار کیا جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی مبارک میں جلوہ گر تھا - نتیجہ یہ ہوا کہ لعنت کا طوق اُس کے گلے کا ہار بنا -

نوٹ : مندرجہ بالا اشعار میں اصفہان کے جس بزرگ کا ذکر کیا گیا ہے انکا نام

شیخ صنعان ہے انہوں نے سیّدنا حضرت غوث ثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے فرمانِ مبارک قدمی ھٰذہٖ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ (میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے) کا انکار کیا تھا۔ بعد میں تائب ہوتے حضور سلطان الاولیاٰ قدس سرہٗ نے ان کو معاف کر دیا اور سلب شدہ حالات و درجات واپس مرحمت فرمادیئے۔

کلام حضرت شیخ نورالدّین ابی الحسن علی بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ
(مصنّف بہجۃ الاسرار)

عَبْدٌ لَہٗ فَوقَ الْمَعَالِی رُتْبَۃٌ ۔۔۔ وَلَہُ الْمَمَاجِدُ وَالْفَخَارُ الْاَفْخَرُ

(وہ اللہ کے ایسے برگزیدہ) بندے ہیں کہ ان کا مرتبہ عالی سے عالی ہے اور ان کے لئے شرافتیں اور بڑے فخر ہیں۔

وَلَہُ الْحَقَائِقُ وَالطَّرَائِقُ فِی الْھُدٰی ۔۔۔ وَلَہُ الْمَعَارِفُ کَالْکَوَاکِبِ تَزْھَرُ

حقیقت اور طریقت کے آپ رہنما ہیں اور آپ کے معارف (اللہ کی معرفت کے علوم) ستاروں کی طرح روشن ہیں۔

وَلَہُ الْفَضَائِلُ وَالْمَکَارِمُ وَالنَّدٰی ۔۔۔ وَلَہُ الْمَنَاقِبُ فِی الْمَحَافِلِ تُنْشَرُ

آپ کے فضائل، بزرگیوں، جُود و سخا اور مناقب کا ذکر محفلوں میں کیا جاتا ہے

وَلَہُ التَّقَدُّمُ وَالتَّعَالِی فِی الْعُلٰی ۔۔۔ وَلَہُ الْمَرَاتِبُ فِی النِّھَایَۃِ تَکْثُرُ

بلندی میں آپ کو سبقت اور بڑائی حاصل ہے اور مقامِ انتہا میں آپ کے

مراتب و مناصب بکثرت ہیں ؎

غَوثُ الوَرٰی غَیثُ النَّدٰی نُورُ الھُدٰی   بَدرُ الدُّجٰی شَمسُ الضُّحٰی بَل اَنوَرُ

وہ لوگوں کے فریاد رس اور ان کے حق میں سخاوت کی بارش اور ہدایت کے نور ہیں وہ بدرالدجٰی (تاریکی کو دور کرنے والے کامل ماہ منیر) شمس الضحٰی (روشن دن کے سورج) ہیں بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ روشن ہیں ؎

قَطَعَ العُلُومَ مَعَ العُقُولِ فَاَصبَحَت   اَطوَارُھَا مِن دُونِہٖ تَتَحَیَّرُ

آپ نے جملہ علوم نہایت عقل و دانش کے ساتھ طے کئے جن کے مسائل کو بدوں آپ کے حل کئے حیرت میں ڈالتے ہیں ؎

مَا فِی عُلَاہُ مَقَالَۃٌ لِمُخَالِفٍ   فَمَسَائِلُ الاِجمَاعِ فِیہِ تُسَطَّرُ

آپ کے مقام و مرتبہ میں کسی مخالف کو چون و چرا نہیں کیونکہ بالاتفاق رائے سب نے آپ کے مراتب کو تسلیم کیا ہے (نہ صرف موافق اور معتقد ہی بدل و جاں حضور کے علّو مراتب کے قائل ہیں بلکہ مخالفین اور منافقین بھی متفقہ طور پر آپ کی بلندیٔ شان کو تسلیم کرتے ہیں)

فرمودۂ حضرت شیخ ابو القاسم عمر بزاز بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

(ماخوذ از بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۰۴)

اَلحَمدُ لِلّٰہِ اِنِّی فِی جِوَارِ فَتًی   حَامِی الحَقِیقَۃِ نَفَّاعٍ وَضَرَّارٍ

اللہ تعالٰی کے لئے حمد ہے کہ میں ایسے جوان کی حمایت میں ہوں جو حقیقت کے حامی ہیں، نفع اور ضرر دینے والے ہیں۔

لَا یَرْفَعُ الطَّرْفَ اِلَّا عِنْدَ مَکْرُمَۃٍ   مِنَ الْحَیَاءِ وَلَا یُغْضِیْ عَلٰی عَارٍ

سوائے سخاوت کے آنکھ اُوپر نہیں اٹھاتے حیا کے باعث اور عار پر چشم پوشی نہیں کرتے۔

نوٹ: عربی میں بیشمار قصائد بزرگانِ دین نے حضور کی شانِ مبارک میں لکھے ہیں جن کا اندراج اس مختصر رسالہ میں مشکل ہے۔

فرمودہ سُلطان العارفین حضرت سُلطان باہُو رحمۃ اللہ علیہ

(گنج الاسرار)

شاہِ میراں ہست ثانی شہ امیر   شہسوارِ معرفت روشنضمیر

حضرتِ شاہ میراں ثانی شہ امیر ہیں میدانِ معرفت کے شہسوار اور روشنضمیر ہیں۔

ہر کہ راپدرش بود عارف مقیم   چوں نہ باشد سیّد راہِ سلیم

جن کے جدِّ امجد مقامِ معرفت کے مالک ہوں وہ راہِ سلیم کے سردار کیوں نہ مانے جائیں۔

اصلِ جیلانی ز باطنِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم   ایں مراتب قادری قدرتِ الٰہ

سرکار جیلانی قدس سرہٗ النورانی کے مراتب کی اصل سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

باطن پاک سے ہے یہ قادری مراتب اللہ تعالیٰ کی قدرت ہیں۔

شو مرید از جان باھو بالیقیں — خاکپائے شاہِ میراں راکس دیں

اے باہو! دین کے سردار حضرت شہ میراں محی الدین قدس سرُّالعزیز کا دل و جان سے مرید صادق اور خاکپا بن جا۔

کلام حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ

جن کا مزارِ اقدس قلعہ گوجر سنگھ میں واقع ہے

گر کسے اللہ بعالم از مے عرفانی است — از طفیلِ شاہِ عبدالقادرِ گیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ است

بخدا! اگر کسی کو جہان میں شرابِ معرفت (الٰہیہ) حاصل ہوتی ہے تو جناب حضرت بادشاہ شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طفیل حاصل ہوئی ہے۔

شیخ خرقانی یکے از خرقہ پوشانِ ویست — زاں جہت او را لقب در مرداں خرقانی است

شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب خرقانی اس لئے لوگوں میں مشہور ہوگیا ہے کہ وہ اُن لوگوں سے ہیں جن کو حضور اقدس قدس سرُّالعزیز نے خرقہ پہنایا ہے۔

سہروردی نیز ملتانی است پیش درگہش — گرچہ او را صد ہزاراں بندۂ ملتانی است

شیخ شہاب الدین سہروردی اور حضرت بہاؤالدین ملتانی رحمۃ اللہ علیہما حضور کی درگاہ میں ادنےٰ غلاموں کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان جیسے حضور قدس سرُّالعزیز کے لاکھوں بندگان ہیں۔

ہست ہر دم جلوہ گر از چہرہ اش حسنِ حسن علیہ السلام زانکہ اش مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام را راحت و ریحانی است

آپ کے چہرۂ (انور) سے ہر دم حضرت امام حسن علیہ السلام کا حُسن جلوہ گر ہے لہٰذا آپ کا حُسن و جمال حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کیلئے باعثِ راحت اور ریحانی ہے یعنی آپ کے وجودِ پاک سے حضرت امام حسن علیہ السلام کی خوشبو آتی ہے حدیث شریف میں ہے اِنَّ الحَسَنَ وَالحُسَینَ ھُمَا رَیحَانَایَ مِنَ الدُّنیَا حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین (علیہما السلام) دنیا میں میرے دو پھول ہیں

مسکمی را یا شہِ گیلانی از لطف و کرم سُوئے خود آوازہ کن وا ماندہ از حیرانی است

یا شہِ جیلاں (قدس سرہ العزیز) از رہِ لطف و کرم مسکمی (یعنی ابو المعالی) کو اپنی طرف بلا لیجئے جو کہ حیرانی کے باعث پیچھے رہ گیا ہے۔ (تحفۃ القادریہ صد)

شاہِ جیلانی ترا حق در وجود رحمۃ للعالمیں آوردہ است

یا شہِ جیلاں (قدس سرہٗ) اللہ نے آپکے وجودِ پاک کو رحمۃ للعالمیں بنا کر بھیجا ہے،

ہر کہ آن تست مقبولِ خدا است گرچہ ہر ناکردنی را کردہ است

جو حضور کا ہو گیا وہ اللہ کا مقبول ہے۔ اگرچہ اس نے نہ کرنے والے کام بھی کر دئیے۔ حدیث شریف میں ہے اَلسَّخِیُّ حَبِیبُ اللہِ وَلَو کَانَ فَاسِقًا۔ سخی اگر فاسق بھی ہو اللہ کا دوست ہے۔ اسی طرح حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب پیرانِ پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو مقبول ہے وہ اللہ کا مقبول ہے،

اگرچہ گنہگار ہے۔ (تحفۃ القادریہ صفحہ ۴۰)

تشنہ لب گریاں بسوئے بحرِ عرفاں میروم سر زدہ چوں سیلِ اشکِ خود بافغاں میروم

(شربتِ دیدار کا) پیاسا گریہ وزاری اور آہ وفغاں کرتے ہوئے یکایک اپنے آنسوؤں کی روانی کی طرح معرفت کے سمندر کی طرف جا رہا ہوں۔

حاجیِ بغداد گیلانم زشوقِ حضرتش گہ سوئے بغداد گاہے سوئے گیلاں میروم

میں بغداد شریف اور گیلانِ معلّٰی کا حاجی ہوں، جناب کے شوقِ وصال (نے دل بے قرار کر دیا ہے) کبھی جانبِ بغداد اقدس اور کبھی جیلانِ پاک کی طرف جا رہا ہوں۔

ہم عرب شد ہم عجم صیدِ تو اے ترکِ عجم بر اسیرِ خویش رحمے کن کہ حیراں میروم

اے محبوبِ عجم! عرب وعجم آپ کے (تیرِ نگاہ کا) شکار ہو چکے ہیں، اپنے قیدی پر رحم فرمائیے کیونکہ میں پریشان حال جا رہا ہوں۔

بادلِ پُرخون وچشمِ خوں فشاں در راہِ او میروم زانساں کہ گوئی در گلستاں میروم

حضور کے راہِ (محبّت) میں نہایت غمزدہ دل کے ساتھ اور آنکھوں سے خونی آنسو بہاتے ہوئے اس طرح (نہایت خوش وخرم) جا رہا ہوں کہ تو (یعنی دیکھنے والا) کہے کہ کوئی گلستاں میں جا رہا ہے۔

باسگانِ کوئے او عقدِ محبّت بستہ ام ہر دم از روئے وفا سوئے مُحبّاں میروم

آپ کے کوچہ اقدس کے کتوں سے میں نے رشتۂ محبت استوار کر لیا ہے اور

ایک وفا کیش محب کی طرح ہمیشہ اپنے محبوبوں کی طرف جا رہا ہوں ؎

غربتی آں سرو قد خضر مبارک پے کجا است تا شود رہبر کہ سوئے آب حیواں میروم

اے غربتی (یعنی ابو المعالی) وہ سرو قد اور مبارک قدم والے خضر کہاں ہیں (خدا کرے وہ ملجائیں) تاکہ وہ میری رہنمائی فرمائیں کیونکہ میں چشمۂ آب حیات کی طرف جا رہا ہوں۔ (تحفۃ القادریہ ص ۹)

منتخب از قصیدہ مفرّح الافراح

حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ

از رہِ فقر و وفا گوئی شہِ بحر و برم تا بجان و دل گدائے شیخ عبدالقادرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یعنی سلسلۂ فقر میں جب سے میں بدل و جاں شہنشاہِ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گدا بن گیا ہوں تو سمجھ لے کہ مجھے بحر و بر کی بادشاہت مل گئی ہے۔

ہست دائم در طوافِ کعبۂ کویش دلم در رہِ صدق و صفا اینست حج اکبرم

میرا دل ہر وقت آپ کے کوچے کا طواف کر رہا ہے پاکیزگی اور سچائی کے راستے میں میرا یہ حج اکبر ہے۔

مے نہم گریاں رُخِ خود بر درت در ہر صبح و شام رحمتے بر رُوئے گرد آلودہ و چشمِ ترم

میں ہر صبح و شام بحالتِ گریہ زاری آپ کی چوکھٹ پاک پر سر رکھے پڑا ہوں میرے غبار آلودہ چہرے اور چشمِ تر پر ایک نظر رحمت فرمایئے

چیست درپیش کرمہائے توجرمِ غربتی الکرم یا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ بالتّرحّم الکرم

حضور کے فضل وکرم کے سامنے غربتی یعنی ابوالمعالی کے جرم کی کیا حقیقت ہے، یاغوثِ اعظم (قدس سرہٗ) اپنی رحمت سے مجھ پر کرم فرمائیے۔ (تحفۃ القادریہ ص۸۵)

سُلطانُ الہند غریب نوازؒ حضرتِ خواجہ مُعینُ الدّین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

یا غوثِ معظّم نورِ ھدےٰ مختارِ نبی مختارِ خدا

سلطانِ دو عالم قطبِ علےٰ حیراں ز جلالت ارض وسما

یاسرکارِ غوث پاک (قدس سرہٗ) آپ کی ذاتِ اقدس ہدایت کا نور اور آپ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اللہ تعالےٰ کے مختار اور دونوں جہانوں کے بادشاہ اور قطبِ اعلیٰ ہیں آپ کی جلالت دیکھ کر زمین و آسمان حیرانی میں ہیں۔

درصدق ہمہ صدّیق وشی درعدل عدالت چوں عمری

اے کانِ حیا عثماں منشی مانندِ علی باجود وسخا

آپ کی ذاتِ اطہر صدق میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ، اور عدل میں حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، کی طرح ہے آپ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالےٰ کی مثل کانِ حیا ہیں اور بلحاظ جود و سخاوت حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کی مانند ہیں؛

درشرع بغایت پرکاری چالاک چو جعفر رضی اللہ تعالےٰ عنہ طیاری

برعرشِ معلّےٰ تیاری اے واقفِ رازِ اوادنےٰ

شریعت میں حضور کو کامل دسترس حاصل ہے آپ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کی طرح چالاک، عرش معلّےٰ پر سیر فرمانے والے ہیں اور قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کے راز سے واقف ہیں (یعنی رازِ قرب اور راز و نیاز کی گفتگو جو خدائے تعالےٰ اور جناب حبیب خدا صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مابین معراج شریف کی رات ہُوئی) ۔

در بزمِ نبی عالی شانی، ستّارِ عیوبِ مریدانی

در ملکِ ولایت سلطانی اے منبع فضل و جود و سخا

حضور صلّے اللہ علیہ وآلہٖ کی بزم پاک میں آپ کی شان بہت بلند ہے آپ اپنے غلاموں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے والے ہیں۔ تمام اولیاء اللہ کے بادشاہ اور فضل و کرم، جُود و سخا کے منبع ہیں۔

چوں پائے نبی شد تاجِ سرت تاجِ ہمہ عالم شد قدمت

اقطابِ جہاں در پیشِ درت افتادہ چو پیشِ شاہ گدا

چونکہ جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا قدم پاک آپکے سر (مبارک) کا تاج ہے لہٰذا آپ کا قدم (اطہر) تمام جہان کے سر کا تاج ہے جہان کے سارے قطب آپ کے دراقدس کے سامنے اس طرح پڑے ہوتے ہیں، جیسے گداگر بادشاہ کے سامنے ؛

گر داد مسیح بمردہ رواں دادی تو بدینِ محمد جاں صلے اللہ علیہ وسلم

ہمہ عالم محی الدیں گویاں بر حُسن و جمالت گشتہ فدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اگر عیسےٰ علیہ السلام نے مردہ میں روح پھونک دی (تو کونسی بڑی بات کی ہے)

آپ نے تو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (مردہ) دین میں جان ڈالدی ہے، تمام عالم آپ کو محی الدین (دین کے زندہ کرنے والے) کے لقب سے پکار رہا ہے اور آپ کے حسن و جمال پر قربان ہے:۔

ازبس کہ قتیلِ نفسِ خودم، بیمارِ خجالت مندِ دلم
شرمندہ، سیاہ رو، منفعلم از فیضِ تو دارم چشم دوا

میرے نفس نے (مجھ پر انتہائی غلبہ پاکر) مجھے مار ڈالا ہے میں بیمارِ شرمسار دل اور شرمندہ اور روسیاہ ہوں، مجھے امید ہے حضور کے فضل وکرم سے میرے درد کی دوا مل جائے گی:۔

معین کہ غلامِ نامِ تو شد دریوزہ گرِ اکرامِ تو شد
شد خواجہ ازاں کہ غلامِ تو شد دارد طلبِ تسلیم ورضا

معین جو کہ حضور کے نامِ پاک کا غلام، آپ کے فضل وکرم کا بھکاری ہے اور آپ کی غلامی کا شرف حاصل ہونے کے باعث خواجہ بن گیا آپ کی تسلیم و رضا کا طالب ہے

حضرتِ خواجہ قطبُ الدّین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

قبلۂ اہلِ صفا حضرتِ غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ دستگیرِ ہمہ جا حضرتِ غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ

جناب غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ تمام اہلِ صفا (روشن دل اولیاء اللہ) کے قبلہ ہیں (اور اپنے مریدین ومحبّین) کی ہر جگہ (عالمِ دنیا اور عالم عقبیٰ میں) امداد

فرماتے ہیں۔

یک نظر از تو بود در دو جہاں بس مارا — نظرے جانبِ ما حضرتِ غوث الثقلین رضی اللہ تعالٰی عنہ

یا سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ آپ کی ایک نظر ہمارے لئے ہر دو جہاں میں کافی ہے (لہٰذا) ایک نظر (کرم) ہم پر فرمایئے۔

کارہائے منِ سرگشتہ بسے بستہ شدہ — رحم کن باز کشا حضرتِ غوث الثقلین رضی اللہ تعالٰی عنہ

مجھ حیران کے جملہ کام بہت حد تک بند ہو گئے۔ رحم فرما کر میری دوبارہ عقدہ کشائی فرمایئے۔

خاکپائے تو بود روشنیٔ اہلِ نظر! — دیدہ را بخش ضیا حضرتِ غوث الثقلین رضی اللہ تعالٰی عنہ

یا جنابِ غوث الثقلین حضور کی خاکِ پا اہلِ بصیرت کے لئے روشنی ہے (اپنی خاکِ پائے سے) میری آنکھ کو (بھی) منور فرمایئے۔

دردمندم ہمہ اسبابِ شفا مفقود است — کرم تست دوا حضرتِ غوث الثقلین رضی اللہ تعالٰی عنہ

یا جنابِ غوثِ جن و انس میں دردمند (ایک ایسا مریض) ہوں جس کی شفا کی کوئی صورت نظر نہیں آتی (فقط) آپ کا کرم ہی (میرے درد کی) دوا ہو سکتا ہے۔

حضرتِ کعبۂ حاجات ہمہ خلقانست — حاجتم ساز روا حضرتِ غوث الثقلین رضی اللہ تعالٰی عنہ

آپ کی درگاہ تمام مخلوقات کیلئے کعبۂ حاجات ہے، (از رہِ کرم) میری (بھی) حاجت روائی فرمایئے۔

مردہ دل گشتم و نامِ تو محیّ الدین است — مردہ را زندہ نما حضرتِ غوث الثقلین رضی اللہ تعالٰی عنہ

فریاد رسِ دو جہاں! میرا دل مُردہ ہو چکا ہے اور حضور کا اسم گرامی محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے (اس) مردہ کو زندہ فرمایئے۔

قطبِ مسکیں بغلامیِ درت منسوب ست ۔۔۔ داغِ مہرش بفزا حضرتِ غوث ثقلیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا جنابِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ! مسکین قطبُ الدین کو آپ کے درِ اقدس کی غلامی کا شرف حاصل ہے اس کی محبت میں اور بھی اضافہ فرمایئے۔ (از سیرتِ محبوب)

تذکرۂ محبوب قدّس سرہُ العزیز

(از تحفہ حنفیہ)

حضرتِ خواجہ قطبُ الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک طویل مدح سرکار غوثیت مآب سلطان الاولیا والعارفین حضرتِ غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان پاک میں تحریر فرمائی ہے تبرکاً چند اشعار ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں:

زبسم اللہ کنم آغاز مدحِ شاہِ جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔۔۔ کہ بر قدش درست آمد لباس اعظم الشّانی

سرکار شاہِ جیلاں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی مدح کا آغاز بسم اللہ سے کرتا ہوں کہ اعظم الشّانی کا لباس آپ ہی کے قدِ مبارک پر پھبتا ہے۔ یعنی جملہ اکابر اولیا بلاشک و شبہ نہایت عظیم الشان اور رفیع القدر ہیں لیکن حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی قدس سرہ النورانی اعظم الشّان ہیں (سب سے بڑی شان والے) آپ کا قصرِ شان سب سے بلند، اعلیٰ وارفع ہے:

توئی شاہِ ہمہ شاہاں، ہمہ شاہاں گدائے تو گدایانِ جہاں از دستِ تو یابند سلطانی

آپ شاہنشاہ ہیں اور جملہ شاہاں آپکے گدا ہیں (آپ کا جود و کرم اس قدر وسیع ہے

کہ) دنیا کے گدا اگر آپکے دستِ سخا سے سلطنتیں پاتے ہیں۔

گدائے درگہ عالی ست شاہا آمدہ کاکی بہ بخش اور ا سرفرازی ز اسرارِ خدادانی

بادشاہ سلامت! قطب الدین بختیار کاکی جو آپ کے دربارِ شاہی میں ایک بھکاری

کی حیثیت رکھتا ہے، حاضر خدمت ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے جاننے پہچاننے کے طریقے

اور اُس کی معرفت کے رازوں سے آگاہ فرما کر اس (ناچیز) کو سرفراز فرمائیے۔ یعنی

اسکے مراتب بلند فرمائیے۔

بہ حق تا سخن رانم مدد یا شاہِ جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدد یا غوثِ انس و جاں مدد یا قطبِ ربّانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا شاہِ جیلانی، قطبِ ربانی، جنوں اور انسانوں کے فریادرس! میری امداد

فرمائیے تاکہ میں آپ کی صفت و ثنا خوش اسلوبی سے بیان کر سکوں۔

نوٹ: غوث الثقلین کے معنی غوثِ دو جہاں یا انسانوں اور

جنوں کے غوث یعنی تمام انسانوں اور جنّات کی فریادرسی کر امداد

فرمانے والے۔

حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

من آدم بہ پیشِ تو سلطانِ عاشقاں ذاتِ تو ہست قبلۂ ایمانِ عاشقاں

اے عاشقوں کے بادشاہ (یعنی جناب حضرتِ غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ) میں حاضرِ خدمت ہُوا ہوں آپ کی ذاتِ اقدس اہلِ محبت کا قبلۂ ایمان ہے۔

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر دستم بگیر از کرم اے جانِ عاشقاں

آپ کے سوا دونوں جہان میں کوئی دستگیر نہیں ہے ازراہِ کرم میری دستگیری فرمائیے آپ عاشقوں کی جان ہیں۔

از ہر طرف بخاکِ درت سر نہادہ ام یک لحظہ گوش نہ تو بر افغانِ عاشقاں

میں نے ہر سمت سے آپ کے آستانۂ عالیہ کی خاکِ پاک پر سرِ نیاز رکھ دیا ہے ایک لحظہ کے لئے دردمندوں کی گریہ زاری بھی سُن لیجئے۔

از خنجرِ نگاہِ تو مجروح عالمے شد نطق روح بخشِ تو درمانِ عاشقاں

آپ کی نگاہ کے خنجر نے ایک جہان کو مجروح کر دیا ہے (یعنی اپنا فریفتہ اور شیفتہ بنا لیا ہے) اور حضور کا کلام (معجز بیان) مُردہ دِلوں کو زندگی کی روح بخشنے والا، عشق کے بیماروں کا علاج ہے۔

کوئے تو ہست غیرتِ جنت بصد شرف حسن و جمالِ روئے تو بستانِ عاشقاں

آپ کا کوچہ (مبارک) اپنی بزرگی اور لاتعداد فضیلتوں کے باعث رشکِ

جنت الفردوس ہے اور حضور کے چہرۂ انور کا حسن و جمال عاشقوں کیلئے گلزار (جنت) ہے

صابر بخاکِ کوئے تو سر بر نہادہ ام زاں رو کہ ہست کوئے تو سامانِ عاشقاں

صابر نے اپنا سر حضور کے کوچہ کی خاک (پاک) پر رکھ دیا ہے کیونکہ آپ کا کوچہ اقدس سامانِ عاشقاں ہے (جہاں عشاق کو راحت و آرام ملتا ہے اور وہ اپنی اپنی براتیں پاتے ہیں)

(از سیرتِ محبوب و دیوانِ حضرت رحمۃ اللہ علیہ)

فرمودہ حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

سرحلقہ طریقہ نقشبندیہ

(از فتح المبین)

بادشاہِ ہر دو عالم شاہِ عبدالقادر است رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرورِ اولادِ آدم شاہِ عبدالقادر است رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دونوں جہان کے بادشاہ (عالی سرکار) شاہ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار بادشاہ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم

نور قلب از نور اعظم شاہ عبدالقادر است رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سورج، چاند، عرش و کرسی، لوح و قلم، نور قلب، شہنشاہِ بغداد سیدنا میراں محی الدین محبوب سبحانی شیخ سید عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ النورانی کے نور اعظم سے ہیں۔ (یہ رباعی آستانہ عالیہ پر لکھی ہوئی ہے معہ اسم مبارک حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ)

حضرتِ خواجہ بندہ نواز سید محمد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

دامنت سر پوش باد دائما
بر سرِ جرمِ محمد قادری

(یا جنابِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ) حضور کا دامن محمد قادری کے جرموں کی ہمیشہ پردہ پوشی کرتا رہے (تاکہ اس گنہگار کے عیوب کسی پر ظاہر نہ ہوں)

علامۂ اجل حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(اخبار الاخیار صفحہ ۳۱۵)

اگر دیگراں قطب اند او قطب الاقطاب است و اگر ایشاں سلاطین او سلطان السلاطین۔ محی الدین کہ دینِ اسلام زندہ گردانید و ملتِ کفر را بمیرانید کہ الشیخ یُحیی و یُمیت زہے مرتبہ کہ ایجادِ دین از حی قیوم است و احیا از وے۔ غوث الثقلین آنرا گویند کہ جن و انس ہمہ بوے پناہ جویند۔ من بیکس نیز پناہ بوے جستہ ام و بر درگاہ اعتقاد مرا جز عنایتِ او کس نیست و بغیر لطفِ او فریاد رسے نے۔

ترجمہ: اگر دوسرے قطب ہیں تو حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالٰی عنہ قطب الاقطاب ہیں اور اگر وہ بادشاہ ہیں تو حضور شہنشاہ ہیں (بادشاہوں کے بادشاہ) آپ کا لقب مبارک محی الدین ہے کیونکہ آپ نے دینِ اسلام کو زندہ کیا ہے اور

ملتِ کفر کی بیخکنی کی ہے۔ کیونکہ شیخ (کامل) زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ سُبحان اللہ! کیا شان ہے کہ دین کے موجد اللہ تعالیٰ حیّ و قیّوم ہیں اور زندہ کرنے والے سُلطان محی الدین سرکار غوثیت مآب قدس سرہٗ النورانی کی ذاتِ اقدس کو غوث الثقلین اس لئے کہتے ہیں کہ تمام جن اور انسان آپ کی پناہ اور حمایت کے طالب ہیں۔ میں بیکس عاجز بھی آپ کے آستانہ عالیہ پر پڑا ہوں اور آپ کی اعانت و پناہ چاہتا ہوں میرا حضور کی عنایت کے سوا کوئی یار و مددگار نہیں اور آپ کے لطف و کرم کے بغیر کوئی فریادرس نہیں ہے۔

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دلیلِ راہِ یقیں بیقیں رہبرِ اکابرِ دیں

جناب غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، راہِ یقین کی دلیل اور بلاشک و شبہ بڑے بڑے بلند مرتبہ بزرگانِ دین کے رہنما ہیں۔

شیخِ دارین ہادیٔ ثقلین زبدۂ آلِ سیّدِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم

آپ مرشدِ ہر دو جہاں، انسانوں اور جنوں کو راہِ ہدایت دکھانے والے اور سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی تمام آل سے افضل و برگزیدہ ہیں۔

اوست در جملہ اولیا ممتاز چوں پیمبر صلے اللہ علیہ وسلم در انبیا ممتاز

جس طرح حضور صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تمام انبیا علیہم السلام میں ممتاز ہیں اسی طرح سرکار غوث الثقلین قدس سرہ العزیز تمام اولیائے کرام میں بے مثل اور سرفراز ہیں۔

اولیا بندہاش از دل و جاں   قدمِ او بگردنِ ایشاں

اولیاء اللہ بدل و جاں بندہائے جناب غوثِ پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں اور آپکا قدم مُبارک ان کی گردنوں پر ہے (سرکارِ اقدس قدس سرہٗ خود فرماتے ہیں، قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے)

من کہ پروردۂ نوالِ ویم   عاجز از مدحتِ کمالِ وِیم

میں یعنی عبدالحق جس کی پرورش کا ذریعہ آپ کی عنایت و بخشش ہے آپ کے کمالات کی تعریف کرنے سے عاجز ہُوں ۔

ہمہ دم غرقِ بحرِ احسانم   اے فدائے درش دل و جانم

مَیں ہر وقت سرکار غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے احسانات کے سُمندر میں غرق ہُوں (یعنے مجھ پر آپنے اس قدر احسانات فرمائے ہیں کہ ان کی کوئی انتہا نہیں) میرا دل اور میری جان حضور کے درِ اقدس پر قربان ہیں ۔

در دو عالم بدست امیدم   ہست با وے امید جاویدم

دونوں جہان میں میری امیدیں حضور کے ساتھ وابستہ ہیں اور ہمیشہ آپکے فضل و کرم کا امیدوار ہوں ۔

ملتِ کفر کی بیخکنی کی ہے۔ کیونکہ شیخ (کامل) زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ سبحان

اللہ! کیا شان ہے کہ دین کے موجد اللہ تعالیٰ حیّ و قیّوم ہیں اور زندہ کرنے والے

سُلطان محی الدین سرکار غوثیت مآب قدس سرہٗ النورانی کی ذاتِ اقدس کو غوث الثقلین

اس لئے کہتے ہیں کہ تمام جن اور انسان آپ کی پناہ اور حمایت کے طالب ہیں۔ مَیں

بیکس عاجز بھی آپ کے آستانہ عالیہ پر پڑا ہوں اور آپ کی اعانت و پناہ چاہتا ہوں

میرا حضور کی عنایت کے سوا کوئی یار و مددگار نہیں اور آپ کے لطف و کرم کے بغیر کوئی

فریاد رس نہیں ہے۔

غوثِ اعظم (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) دلیلِ راہِ یقیں   بیقیں رہبرِ اکابرِ دیں

جناب غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ راہِ یقین کی دلیل اور بلاشک و شبہ

بڑے بڑے بلند مرتبہ بزرگانِ دین کے رہنما ہیں۔

شیخِ دارین ہادیٔ ثقلین   زبدۂ آلِ سیّدِ (صلے اللہ علیہ وسلم) کونین

آپ مرشدِ ہر دو جہاں، انسانوں اور جنوں کو راہِ ہدایت دکھانے والے اور

سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی تمام آل سے افضل و برگزیدہ ہیں۔

اوست در جملہ اولیا ممتاز   چوں پیمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) در انبیا ممتاز

جس طرح حضور صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تمام انبیا علیہم السلام میں ممتاز ہیں اسی

طرح سرکار غوث الثقلین قدس سرہٗ العزیز تمام اولیائے کرام میں بے مثل اور

سرفراز ہیں۔

اولیا بندہا شس از دل وجاں　　قدمِ او بگردنِ ایشاں

اولیاءاللہ بدل وجاں بندہائے جناب غوثِ پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں اور آپکا قدم مُبارک ان کی گردنوں پر ہے (سرکارِ اقدس قدس سرہٗ خود فرماتے ہیں، قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے)

من کہ پروردۂ نوالِ ویم　　عاجز از مدحتِ کمالِ ویم

میں یعنی عبدالحق جس کی پرورش کا ذریعہ آپ کی عنایت و بخشش ہے آپ کے کمالات کی تعریف کرنے سے عاجز ہُوں؛

ہمہ دم غرقِ بحرِ احسانم　　اے فدائے درش دل وجانم

مَیں ہر وقت سرکار غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے احسانات کے سُمندر میں غرق ہُوں (یعنے مجھ پر آپنے اس قدر احسانات فرمائے ہیں کہ ان کی کوئی انتہا نہیں) میرا دل اور میری جان حضور کے درِ اقدس پر قربان ہیں۔

در دو عالم بادست امیدم　　ہست باوے امید جاویدم

دونوں جہان میں میری امیدیں حضور کے ساتھ وابستہ ہیں اور ہمیشہ آپکے فضل وکرم کا امیدوار ہوں؛

حضرتِ مولٰینا جامی رحمۃ اللہ علیہ

گوئم ز کمالِ تو چہ غوث الثقلینا (رضی اللہ تعالٰی عنہ) — محبوبِ خدا ابنِ حسن آلِ حسینا (علیہما السلام)

یا حضرتِ غوث الثقلین (رضی اللہ تعالٰی عنہ) (یعنی تمام انسانوں اور جنوں کے فریادرس) میں حضور کے کمالات کے متعلق کیا عرض کروں آپ اللہ کے محبوب حضرت امام حسن علیہ السلام کے فرزندارجمند اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی آل ہیں۔

سر بر قدمت جملہ نہادند بگفتند — تاﷲِ لقد اٰثرک اللہ علینا

سب نے (یعنی جملہ اولیاء اللہ نے) سرِ نیاز آپکے قدم مبارکوں پر رکھا اور عرض کی بخدا اللہ تعالٰے نے آپ کو ہم سب پر فضیلت اور فوقیت بخشی ہے (آپ کا مرتبہ ہم سب کے مراتب سے بلند ہے)

ما عاجز و حیران بماندیم بگرداب — لا مخلص اِلّابک باللہِ لدینا

ہم گردابِ (بلا) میں پھنس کر ناچار اور حیران ہو گئے ہیں۔ حضور کی ذات اقدس کے سوا کوئی چارہ گر نہیں جو ہمیں اس بھنور سے نکالے۔

ما تشنہ چو ماہی در دشت فتادیم — اے ابرِ عطا بار تو بشتاب الینا

ہم اس مچھلی کی طرح پیاسے ہیں جو دریا سے نکلکر صحرا میں تڑپ رہی ہو۔ آپ ابرِ کرم ہیں۔ ازرہِ شفقت ہم پر جلدی نزولِ بارانِ رحمت فرما کر ہماری پیاس بجھایئے۔

ایضاً منہ

آں شاہِ سرافراز کہ غوث الثقلین است (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) — در اصل صحیح النسبین از طرفین است

از سوئے پدر تا حسن (علیہ السلام) سلسلۂ اوست — وز جانب مادر دُرِ دریائے حسین (علیہ السلام) است

وہ عالی مرتبہ بادشاہ جو جن و انس کے فریاد رس ہیں بلحاظ حسب و نسب نجیب الطرفین ہیں یعنی والد ماجد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرف سے آپکا سلسلۂ نسب حضرت امام حسن علیہ السلام سے اور والدہ محترمہ (رضی اللہ تعالےٰ عنہا) کی جانب سے حضرت امام حسین علیہ السلام سے ملتا ہے۔ (از در الدارین)

کلام حضرت خواجہ گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ

(از حذبات حبیبیہ)

یا قطب یا غوثِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یا ولی روشن ضمیر — بندہ ام شرمندہ ام جز تو ندارم دستگیر

یا غوث اعظم یا قطب الاقطاب اے روشن ضمیر اللہ کے محبوب اس بندہ شرمسار کا حضور کی ذاتِ پاک کے سوا کوئی دستگیری فرمانے والا نہیں ہے۔

بر درِ درگاہِ والا سائلم اے آفتاب — خاطر ناشاد را کن شاد یا پیران پیر

اے آفتاب (ولایت) میں ایک سوالی آستانۂ عالیہ پر حاضر ہوں، میرے رنجیدہ دل کو مسرور فرمائیے، یا پیرانِ پیر۔

ایضاً منہ

یَا مُحْیَ الدِّیْنِ تَرَحَّمْنَا بِلُطْفٍ وَّاسِعٍ — اَنْتَ غَوْثُ الْکُلِّ مَشْهُوْرٌ بِاَنْوَاعِ الْکَرَمِ

یا سرکار میراں محی الدین آپ رضی اللہ تعالےٰ عنہ زمانے کے فریاد رس اور طرح طرح کی کرم نوازیاں فرمانے والے مشہور ہیں، اپنے وسیع لطف و کرم کے ساتھ ہماری حالتِ زار پر بھی رحم فرمایئے۔

دزدِ رہزن را بیکدم ساختی ابدالِ حق — اے شہِ دنیا و دیں حالِ ما ہم کن کرم

اے دین و دُنیا کے بادشاہ آپنے چور رہزن کو ایک لمحہ میں ابدالِ حق بنا دیا ہمارے حال پر بھی کرم فرمایئے۔

حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ

(مزار شریف قلعہ گوجر سنگھ لاہور)

اے پیرِ جہانگیر کہ جانِ ہمہ کس — دارد ز درت نیلِ مراداتِ ہوس

بر خاک سرِ کوئے تو از صدق و صفا — من از تو ترا مے طلبم اینم بس

اے پیرِ جہانگیر (جن کے قبضے میں ساری دُنیا کی سلطنت ہے) ہر شخص کسی دینوی، نفسانی یا ذاتی مقصد حاصل کرنے کے لئے درِ دولت پر حاضر ہوتا ہے، لیکن یہ بندۂ ناچیز آپکے کوچۂ اقدس کی خاک پاک پر (سرِ نیاز رکھے ہوئے) آپ سے آپ کی ذاتِ مبارک کا طلبگار ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی خواہش نہیں۔

(تحفۃ القادریہ صٓ ۲۷)

فرمودہ حضرت زکریا بہاء الحق ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

بیکساں را کس اگر جوئی تو در دنیا و دیں ہست محی الدین سیّد تاج سرداراں یقیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اگر تم (کسی ایسی برگزیدہ ہستی) کے متلاشی ہو جو دنیا اور عقبےٰ میں (یعنی دونوں جہان میں) غریبوں اور لاوارثوں کی یاور و مددگار ہے تو یقین جان لو وہ سرداروں، (اولیاء اللہ کے سرتاج حضور سیّدنا میراں محی الدّین قدس سرہٗ کی ذاتِ مبارک ہے،

دستگیرِ بے کساں و چارۂ بے چارگاں شیخ عبد القادر ہست آں رحمۃ للعالمیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیکسوں کے دستگیر اور عاجزوں کے چارہ ساز جناب سیدنا شیخ سیّد عبد القادر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ ہیں جن کی ذات گرامی تمام جہانوں کے لئے رحمت ہے۔

اولیاءِ اوّلین و آخریں سرہائے خود زیر پائش مے نہند از حکمِ ربّ العالمیں

تمام اولیاء اولین (جو پہلے ہو چکے ہیں) اور متاخرین (جو بعد میں آنے والے ہیں) سب نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے اپنے سر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہٗ کے قدم مبارک کے نیچے رکھے ہیں (اس شعر میں حضور قدس سرّہٗ العزیز کے فرمان قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کی طرف اشارہ ہے جو آپنے بامرِ الٰہی فرمایا یعنی میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے)

قطبِ اقطابِ زمان و شہبازِ لامکاں! مہربانِ بیکساں نائبِ شفیع المذنبیں صلے اللہ علیہ وسلم

آپ قطبِ اقطاب جہاں ہیں (تمام قطبوں کے قطب ہیں) اور شہبازِ لامکاں

ہیں (آپ کی پرواز، عالم قدس میں ہے جہاں مکان و زمان کی قید نہیں) آپ عاجزوں پر مہربانی فرمانے والے اور حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم شفیع المذنبین کے نائب ہیں۔

ثمرۂ شجرِ نبی و میوۂ باغِ علی کرم اللہ وجہہ سروِ بستانِ حسن علیہ السلام آں سرورِ دنیا و دیں

آپ حضور سرکارِ دو جہاں صلے اللہ علیہ وسلم کے درخت (توحید و اسلام) کے پھل ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باغ کا میوہ ہیں حضرت امام حسن علیہ السلام کے گلستاں کے سرو جو دین و دنیا کے سردار ہیں۔

نورِ گلزارِ حسین علیہ السلام آں جوئبارِ رحمتش پیرِ پیراں پیرِ من محبوبِ ربّ العالمیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

آپ دریائے رحمت حضرت امام حسین علیہ السلام کے نورِ گلزار ہیں (یعنی آپ کی روشنی سے امام الصابرین سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام کا گلزار پھلا پھولا ہے) آپ پیروں کے پیر اور میرے پیر ہیں اور جہانوں کے پروردگار کے محبوب ہیں۔

(جوئبار: جہاں بہت سی نہریں ملکر ایک بڑی نہر یا دریا پیدا کرتی ہیں)

زعصیاں گرانبارم ندارم چارۂ وز کرم نہایت نگاہ کن بر گناہِ من مبیں

گرچہ بے حد گنہگار ہوں لیکن ناچار ہوں نگاہِ لطف و کرم فرمایئے میرے گناہ نہ دیکھیے۔

نیست در ہر دو جہاں ملجائے من جز در گہت الکرم یا باز اشہب الکرم یا محی الدیں رضی اللہ تعالٰی عنہ

آپ کی درگاہ والا کے سوا میرے لئے دونوں جہان میں کہیں جائے پناہ نہیں ہے یا بازِ اشہب (بہت بلند پرواز والے شہباز) اور یا محی الدین (دین کے

زندہ کرنے والے) مجھ پر رحم و کرم فرمائیے

ہر کسے نازد بہ کس اِلّا بہا الحق زدل ؎ مے فرو شد از رہِ صدق از دل ایمان و دیں

ہر شخص کو کسی نہ کسی پر ناز ہوتا ہے مگر بہا الحق (جو دل سے آپ پر نازاں ہے) بصدق دل آپ کی راہ پر دین و ایمان قربان کرتا ہے۔

کلام حضرت شیخ نور اللہ سورتی رحمۃ اللہ علیہ

ہاں ز طوفانِ معاصی کشتی مارا چہ غم ؎ ناخدا شد غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ شد مدد زود بدم

گناہوں کے طوفان سے ہماری کشتی کو کیا غم ہے جبکہ اس کشتی کے ناخدا سیدنا حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں اور وہ ہر وقت، ہر لحظہ ہماری امداد فرما رہے ہیں۔

باش تا فردائے محشر پیشِ ربّ العالمیں ؎ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ را بہ بینی با نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام زیرِ علم

کل روزِ قیامت کو دیکھ لینا کہ جس وقت شہنشاہِ دوجہاں صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم لوائے حمد (حمد کا جھنڈا) لیکر اللہ تعالےٰ کے سامنے تشریف فرما ہونگے، تو ان کے ہمراہ اس جھنڈے کے نیچے سیدنا حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ، بھی ہونگے۔

غوثِ اعظم غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جملہ گویند اہلِ حشر ؎ ہم موافق ہم مخالف ہم مشائخ دمبدم

قیامت کے دن حشر کے میدان میں حضور کے ماننے والے، مخالفین اور بزرگانِ

دین سب دمبدم یا غوثِ اعظم، یا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ پکاریں گے (سبحان اللہ! روزِ حشر سب لوگ نعرۂ غوثیہ لگاتے ہونگے۔ معتقدین تو ہر وقت امداد کے لئے سرکار غوثیت مآب کو پکارتے ہی رہتے ہیں، مگر اس دن منکرین بھی جب شانِ پاک اور حضور کے تصرفات اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں گے تو مصیبت اور عذاب سے نجات حاصل کرنے کے لئے بے ساختہ پکار اٹھیں گے۔" المدد یا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ المدد"

گر نہ بینی در نبوت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم راہمسریں شیخ محی الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ ندارد ثانیِ خود نیز ہم

جس طرح انبیاء علیہم السلام میں حضور سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا اسی طرح جناب غوث پاک شیخ سید محی الدین قدس سرہٗ العزیز بھی اپنی شان میں یکتا ہیں۔

کز کمالاتِ تصرفہا کہ خاصِ شانِ اوست گر کسے خواہد بیاں کردن نگردد بیش و کم

منجملہ آپ کی حیرت انگیز کرامات اور اختیارات جو اللہ تعالےٰ نے بالخصوص حضور کو عطا فرمائے ہیں (جو کسی دوسری برگزیدہ ہستی کو نہیں ملے) اگر کوئی شخص چند ایک کا تھوڑا بہت بھی ذکر کرنا چاہے تو اس کے لئے ناممکن ہے یعنی آپکے کمالات، تصرفات اور خوارقِ عادات بالکل بیان سے باہر ہیں)

نہ فلک اوراق گردد ہفت بحر آید مداد ہم شجر اقلام و کاتب ہر کرا نطق است و فم
عزّ و قدرِ حضرتِ سلطان محی الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ پیر گر رقم گردد ہنوز از عشرِ عشرین است کم

اگر نو افلاک کاغذ بن جائیں اور سات سمندر سیاہی کے ہوں، سارے درخت

قلمیں بنائی جائیں اور تمام مخلوقات جن کو قوتِ گویائی اور زبان ملی ہے۔ مل کر جناب پیرِ پیراں حضرت سلطان میراں محی الدین قدس سرہٗ العزیز کی عظمت و شوکت قلمبند کرنا چاہیں تو حضور کے اوصافِ جلیلہ سے ایک ذرہ بھر بھی احاطۂ تحریر میں لا سکیں،
(از گلدستۂ کرامات)

وصف عالیجناب حضرت میراں محی الدین قدس سرہٗ العزیز

(ملخوذ از بدائع منظوم، فقہ کی مشہور کتاب)

شکرِ دیگر کہ ہستم از دل و جاں ۔۔۔ از غلامانِ خسرو جیلاں رضی اللہ تعالٰی عنہ

دوبارہ (اللہ کے احسان کا) شکر ادا کرتا ہوں کہ میں بدل و جاں شہ جیلاں قدس سرہٗ کے غلاموں سے ہوں (یہ اللہ تعالٰی کا فضل و کرم ہے کہ مجھے حضور کی غلامی کا شرف حاصل ہے)

عندلیبم براں گلِ دو چمن ۔۔۔ واں جگر گوشۂ حسین و حسن علیہما السلام

میں جناب حسنین علیہما السلام کے ہر دو باغات کے پھول پر بلبل کی طرح شیدا ہوں یعنی میرے دل میں اس محبوبِ سبحانی عالی جناب شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کا عشق و محبت موجزن ہے جو جگر گوشۂ حضور امامین علیہما الصلوۃ والسلام ہیں (آپکا سلسلۂ نسب حسنی حسینی ہے تمام بزرگانِ دین اس پر متفق ہیں۔ آپکی سیادت کا انکار کرنے والا بے دین ہے)

آنکہ زو گشت زندہ دینِ متیں ۔۔۔ قطبِ اقطاب شیخ محی الدین رضی اللہ تعالٰی عنہ

آپ قطب الاقطاب ہیں اور لقب مبارک محی الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ (دین کے زندہ کرنیوالے) ہے آپ ہی کی بدولت دین اسلام کو دوبارہ زندگی عطا ہوئی۔

وارث و نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ ثم ارضاہ

آپ جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے نائب و وارث ہیں۔ اللہ آپ سے راضی ہوا اور آپ کو راضی کیا (وہ اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انکی) بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۲: حضور کا اپنا ارشادِ پاک ہے انا نائبُ رسولِ اللہ صَلّی اللہ علیہ وسلم و وارثہٗ فی الارض "میں سرورِ دوجہاں رحمتِ عالمیاں صلے اللہ علیہ وسلم کا زمین میں نائب و وارث ہوں"

کلام حضرت وارث شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مدح پیر دی حُبّ دے نال کیجے جِیندے خادماں دے وِچ پیریاں نی
باہجھ اوس جناب دے پار ناہیں لکھاں ڈھونڈدے پھرن فقیریاں نی
جہڑے پیر دی نظر منظور ہوئے گھر تنہاندے پیریاں میریاں نی
روز حشر دے پیر دیاں طالباں نوں ہتھ سجڑے ملن گیاں چھیریاں نی
کھیتی نبی دی غفلتاں نال اَٹّی مُڑکے اُگیاں دین پنیریاں نی!
بنّے لاوندے ڈبّیاں بیڑیاں نوں کرامات دے نال زنجیریاں نی
مہربان ہو کے چور قطب کیتا بخش دتیاں ملک جاگیریاں نی

کاہندے کل اقطاب دے قدم دھریا پایاں قرب حضور وڈیریاں نی
اوہ تاں خاص محبوب اللہ دے نے قلماں لکھیاں جنہاں لکیریاں نی
وآرث محی الدّین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پیر ساڈے سوہنے نام دیاں سانوں دھیریاں نی

پیر پیراں سر حضرت میراں رضی اللہ تعالٰی عنہ میں چوہڑی ہاں جسدی
مریدی لاتخف میں پڑھیا خوف نہیں کجھ کردی
وآرث اگے میں ساں ڈردی ہن میتھوں سب ڈردی ؛

عبدالقادر غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ پیرا ساڈے میراں
بیڑی غرق نکالی پلوچہ معاف کرن تقصیراں
وآرث خاص مریداں کیا غم دل وچہ کر نظیراں !

کلام حضرت میاں محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مصنّف سیف الملوک

واہ واہ میراں شاہ شہانداسیّد رضی اللہ تعالٰی عنہ دو ہیں جہانی
غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ پیر پیراں دا ہے محبوب رضی اللہ تعالٰی عنہ ربانی
نانک دادک دوّوں اُچّے سچّے حسبوں نسبوں

بنیوں نالوں گھٹ نہ رہے ہر وسیوں ہر صفوں

علیہ الصلوٰۃ والسلام　کرم اللہ وجہہ
آل نبی اولاد علی دی صورت شکل انہاندی

نام لیاں لکھ پاپ رہندے میل اندر دی جاندی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ
غوثاں دے سر حضرت میراں قدم مبارک دھریا

جو دربار انہاندے آیا خالی بھانڈا بھریا

ایسی عزت خاطر تیندڑی رب دے خاص عزیزا

آس تساڈی رکھاں میں بھی اوگنہار ناچیزا

سیوادار تساڈا حضرت کوئی نہ رہیا خالی

سخی دوار تساڈے اُتے میں کنگال سوالی!

لکھاں خیر تساڈے لیندے بن منگے بن لوڑے

دین دنی سب ہتھ تساندے کوئی نہ ٹھاکے ہوڑے

چورانوں تسیں قطب بنایا میں بھی چور اُچکا

جس در جاواں دھکے کھاواں ہک در تیندڑا تکا

سنو فریاد پیر اندیا پیرا دھکا دیو نہ میں نوں

بے کساں دے والی آپ ہو شرم دتی رب تسانوں

عرض کراں شرمندہ تھیواں کی میں کراں نکارا

منہ میرا کد عرضاں لائق ناقص عقل بچارا

مت کوئی سخن ان بھاناں نکلے عاجزیئں مرواں
رکھو قدم میرے سر حضرت سدا سوکھا لا تھیواں!
میں بھی جاناں او گنہارا لائق نہیں جما لاں
سب توفیقاں آپ نوں حضرت نیک کرو بد حالاں

ایضاً منہ

غفلت غم دی مرض ونجے گی لوں لوں رچسی شادی
جسدم کرسن یاد محمد حضرت شاہ بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
واہ واہ حضرت شاہ جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مظہر ذات ربانی
سر پر چتر محبوبی والا ولیاں دی سلطانی!
غوثاں قطباں تے ابدالاں قدم جنہاندے چائے
سے برساندے موئے جوائے ایسے کرم کمائے
محتاج جنھاندی مدد سندے مرسل نبی پیارے
ایسے سید مرد سچے توں صفت کریندے وارے
دمدم صفت شہاندی کریئے اس تھیں کجھ نہیں چنگا
سخن ترے کی لائق او تھے او گنہار ملنگا!
تام شریف انہاندا آیا رہ نہ سکدا جگرا
تھوڑے سخن کہے ڈر لگدا ناقص میرا فکرا

مت کوئی گل اوّلی نکلے رد ہووِیں اُس بابوں
بخشش منگ محمد بخشا بے پرواہ جنابوں!

ابیاتِ سُلطانُ العارفین حضرت سُلطان باہُو رحمۃ اللہ علیہ

(پنجابی دیوان)

سنو فریاد پیراں دیا پیرا میری عرض سنو کن دھر کے ہُو
میرا بیڑا اڑیا وچ کپراں دے جتھے مچھ نہ بہندے ڈر کے ہُو
شاہ جیلانی محبوب سُبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری بانہہ پھڑیو گھٹ کر کے ہُو
پیر جنہاندے میراں باہُو اوہ کدھی لگدے تر کے ہُو

سنو فریاد پیراں دیا پیرا ایں آکھ سناداں کہنوں ہُو
تساں جیہا مینوں ہور نہ کوئی میں جیہاں لکھ تسانوں ہُو
پھولو نہ کاغذ بدیاں والے درتوں دھک نہ مینوں ہُو
جے میں وچ ایڈ گناہ نہ ہوندے تسیں بخشیندے کہنوں ہُو

فقیر حقیر سگِ درگاہِ قادریہ حافظ برکت علی عفی عنہ

ش - شاناں دیکھ پیغمبراں محبوبِ سُبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیاں
کہیا یا الٰہ کر دے اساں وچ امتِ شاہِ اُمم صلی اللہ علیہ وسلم

(راز داستان عشق)

کلام جناب داغ دہلوی مرحوم

(از ماہتاب)

یہ دل محبوبِ سبحانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے صدقے — محی الدین جیلانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے صدقے
نثارِ قبۂ انور مہ و مہر — فرشتے قبرِ نورانی کے صدقے
تمہاری ذات سے ہر نظم عالی — جہانبانی کے سلطانی کے صدقے
سبک روحی میں کب ہے لذتِ درد — دمِ بسمل گرانجانی کے صدقے
مرے دل پر چلے وہ خنجرِ عشق — ملک ہوں جسکی قربانی کے صدقے
یہ زیبا ہے جو ہوں لوح و قلم بھی — تمہارے اسمِ لاثانی کے صدقے

فدائے شمع پروانہ ہوائے داغ
ہم اپنے قطبِ ربانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے صدقے

فرمودہ جناب امیر مینائی مرحوم

(از محامد خاتم النبیین)

کیا غم مری مدد پہ اگر غوثِ پاک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں — اللہ بھی اُدھر ہے جدھر غوثِ پاک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں
حامی مرے شفیق مرے دادرس مرے — ہیں اُس طرف رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) اِدھر غوثِ پاک ہیں
کر دینگے ڈوبتی ہوئی کشتی کو میری پار — باندھے ہوئے مدد پہ کمر غوثِ پاک ہیں

کھٹکا نہیں ہے کچھ مجھے آفاقِ دہر کا
آئے کوئی بلا تو سپر غوثِ پاک ہیں رضی اللہ تعالےٰ عنہ

اس نام سے کلیجے میں ٹھنڈک نہ کیوں پڑے
مرہم برائے زخمِ جگر غوثِ پاک ہیں

شرعِ محمدی کی ہے رونق حضور سے
سرسبز نخلِ دیں کے ثمر غوثِ پاک ہیں

دریائے بیکنار ولایت ہیں آسماں
مثلِ صدف ہے اسمیں گہر غوثِ پاک ہیں

ہے کون جو مطیع نہیں دل سے حضور کا
فرمانروائے جن و بشر غوثِ پاک ہیں

پروا نہیں جو کوئی نہیں قدرداں امیرؔ
صد شکر قدردانِ ہنر غوثِ پاک ہیں

نوٹ: ملاحظہ فرمائیے کہ گزشتہ زمانہ کے شعرا (داغ، امیر مینائی وغیرہ) کے خیالات، اعتقادات اور دورِ حاضرہ کے شاعروں کے تخیلات اور عقائد میں کس قدر تفاوت ہے۔

از ناچیز حقیر سگِ درگاہِ جیلانی حافظ برکت علی قادری عفی عنہ

(داستانِ غم)

خدا خود والہ و شیدا جنابِ غوثِ اعظم کا رضی اللہ تعالےٰ عنہ
سرِ عالم میں ہے سودا جنابِ غوثِ اعظم کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بشر شیدا ملک شیدا زمین و آسماں شیدا
جسے دیکھا وہی شیدا جنابِ غوثِ اعظم کا

جو دیکھے اک نظر بھر کرشمہ بغداد کا جلوہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ
رہے تا حشر متوالا جنابِ غوثِ اعظم کا

تعالی اللہ زہے حسن و جمالِ شاہِ جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عجب حسنِ جہاں آرا جنابِ غوثِ اعظم کا

دلِ مضطر کی کیفیت بدل جاتی ہے دم بھر میں ہے کیا پُر کیف نظّارا جنابِ غوثِ اعظم کا

جلالِ پاک کی ہیبت ہے چھائی سارے عالم میں ہے ہر سو بج رہا ڈنکا جنابِ غوثِ اعظم کا

مجھے گر ناز سے پوچھیں "تو کس کا بندہ ہے حافظ"
کہوں بے ساختہ شاہا! "جنابِ غوثِ اعظم کا"

سنِ ولادت شریف جناب پیرانِ پیر دستگیر روشن ضمیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حضرت ابو نصر صالح رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضور قدس سرہٗ النورانی کی ولادت ۴۷۰ھ میں ہوئی۔

آنکہ ہژدہ ہزار بندۂ اوست غوثِ اعظم شہِ خجستہ نہاد
چوں زباغ حسن چو گل بشگفت چار صد بود بعد از ہفتاد،

ترجمہ: وہ بادشاہِ مبارک سرشت سیدنا جناب حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ جن کے زیر فرمان اٹھارہ ہزار (عالم) ہیں جب سیدنا حضرت امام حسن علیہ السلام کے باغ میں مانند پھول شگفتہ ہوئے تو اس وقت سن ہجری ۴۷۰ تھا۔

حضرت ابو الفضل احمد کی روایت کے مطابق سال ولادت شریف ۴۷۱ ہجری ہے

بادشاہے کہ اولیاء اللہ زیرِ پائش نہادہ جملہ رقاب
زاں ولی مالک الرقاب آمد سال تاریخ مولدش بجناب (درّیہ تحفۂ تقا)

ماخوذ از قصرِ عارفاں

سالِ مولودش زادرج کبریا گفت ہاتف زیب تاج اولیاء
سالِ مولودش کہ بس رنگیں تراست شد رقم محبوب عبد القادر است

سالِ وصال شریف (از تحفۃ القادر)

سلطانِ عصر و شاہِ جہاں قطبِ اولیاء کامد وفاتِ او ز قیامت علامتے
تاریخ سال وقتِ وفاتش چو خواستم از راوی حدیث بگفتا قیامتے،

سالِ ولادت مبارک، عمر شریف، وسنِ وصال شریف (از تفریح الخاطر)

اِنَّ بَازُ اللّٰہِ سُلْطَانُ الرِّجَالْ جَاءَ فِی عِشْقٍ تَوَفّٰی فِی کَمَالْ

ترجمہ: بیشک اللہ کے باز اور اولیاء اللہ کے سلطان عشق میں آئے اور کمال میں وصال ہوا، حروف ابجد کے لحاظ سے عشق کے عدد ۴۷۰ اور کمال کے ۹۱ ہوتے ہیں یعنی ولادت شریف ۴۷۰ میں ہوئی۔ ۹۱ برس عمر شریف۔ ۵۶۱ ہجری سال وصال شریف

رضی اللہ تعالےٰ عنہ

شانِ محبوب خُداد لدارِ حبیبِ کبریا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مندرجہ بالا قصائد اور مدائح سے روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ جملہ بزرگانِ دین اور ہر سلسلہ وطریقہ کے سرِ حلقہ مشائخین سیدنا جناب شہنشاہِ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ گرامی کو اپنا پیر و مُرشد، تمام اقطاب و ابدال و اولیاء اللہ کے رہنما اور بادشاہ، مخلوق کے دستگیر و حاجت روا اور غوث الثقلین تسلیم کرتے ہیں چنانچہ اُن القاب اور کلماتِ مبارکہ کی فہرست ملاحظہ ہو جو ہر شیخ طریقت نے آپ کی شان پاک میں قلمبند فرمائے ہیں :-

اسمائے مبارکہ بزرگانِ عظام رحمۃ اللہ علیہم ،	وہ کلمات جو انہوں نے سلطان الاولیا والصالحین حضور محبُوبِ سبحانی قدس سرّہ النورانی کی شانِ اقدس میں ارقام فرمائے ہیں
شیخ نورالدین ابی الحسن رحمۃ اللہ علیہ مصنف بہجۃ الاسرار (یہ نہایت مستند کتاب ہے، اور آج سے سات سو برس پہلے کی تصنیف ہے ،)	غوث الورٰی (مخلوقات کے فریادرس) غیث الندٰے (بارانِ جود و سخا) نائب و وارث رسول اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم ؛
حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ (جنکا مزار شریف قلعہ گوجر سنگھ لاہور میں واقعہ ہے)	غوثِ اعظم ، (سب غوثوں کے سردار، سب سے بڑے فریادرس)

نام	القاب
سلطان الہند غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سرِ حلقۂ طریقۂ چشتیہ ۔	غوثِ معظم ، مختارِ نبی ، مختارِ خدا ، نورِ ہُدیٰ ۔
خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ ۔	حضرت غوث الثقلین (جنّوں اور انسانوں کے فریادرس) کعبۂ حاجاتِ ہمہ خلقاں (تمام مخلوقات کے کعبۂ حاجات یعنی حاجات روا) شاہِ ہمہ شاہاں (شاہنشاہ) شاہِ جیلانی ، قطبِ ربّانی ،
حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ سرِ حلقۂ طریقۂ صابریہ	ایمانِ عاشقاں ، جانِ عاشقاں ، سلطانِ عاشقاں ، دستگیرِ ہر دو کون (دونوں جہان میں دستگیری فرمانے والے)
حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سرِ حلقۂ طریقۂ نقشبندیہ	پادشاہِ ہر دو عالم (دونوں عالم کے بادشاہ) سرورِ اولادِ آدم (حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار)
حضرت شاہ عبدالحق مُحدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۔	قطب الاقطاب (تمام قطبوں کے سردار) سُلطان السلاطین (بادشاہوں کے بادشاہ) غوث الثقلین (دونوں جہان کے فریادرس یا جنّوں اور انسانوں کی فریاد سنکر امداد فرمانے والے) محی الدین (دین کے زندہ کرنیوالے) شیخِ دارین (دونوں جہان کے

	پیشوا) ہادی الثقلین (جنوں اور انسانوں کے رہنما)
مولٰنا جامی رحمۃ اللہ علیہ ۔	غوث الثقلین (تمام جنوں اور انسانوں یا دونوں جہان کے فریادرس)
خواجہ گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ	غوثِ اعظم، دستگیر، پیرانِ پیر، غوثِ کل، شہِ دنیا و دیں ۔
حضرت زکریا بہاءُ الحق ملتانی رحمۃ اللہ علیہ	دستگیرِ بے کساں (عاجزوں بیکسوں کی دستگیری فرمانے والے) محی الدین، قطبِ اقطابِ زماں، شہبازِ لامکاں، پیرِ پیراں، محبوبِ رب العالمین،
شیخ نور اللہ سورتی رحمۃ اللہ علیہ	غوثِ اعظم، شیخ محی الدین، سلطان محی الدین،
مصنف بدائع منظوم، (فقہ کی کتاب)	قطبِ اقطاب، خسروِ جیلان (جیلان کے بادشاہ) نائب و وارث رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضرت وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ	پیر پیراں، حضرتِ میراں، غوثِ اعظم، محی الدین،
میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ ۔ مصنف سیف الملوک ۔	غوثِ اعظم، پیر پیراں، حضرتِ میراں،
سلطان العارفین حضرت سلطان باہُو رحمۃ اللہ علیہ	پیر پیراں، غوث الاعظم، شاہِ میراں،

جن پاک ہستیوں کے اسماء گرامی اوپر درج کئے گئے ہیں۔ ان کے اوصاف

جمیلہ، اخلاقِ حمیدہ اور نمایاں کارنامے بیان سے باہر ہیں۔ یہ برگزیدہ رہنمایانِ دین علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ تھے۔ ان کی علمی قابلیت کا مظہر ان کی تصانیف ہیں۔ موجودہ زمانہ کے علمأ جو ان کے سامنے طفلانِ مکتب ہیں ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ انہوں نے کفر و شرک کو مٹایا اور علمِ توحید بلند کیا۔ گمرہوں کو سیدھا راستہ دکھایا، اب ذرا ان کا عقیدہ ملاحظہ فرمایئے۔

سب اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت محبوبِ سبحانی شہبازِ لامکانی سیّدنا شیخ سید عبدالقادر الجیلانی قدس سرہٗ النورانی تمام پیروں کے پیر، شیخ المشائخ غوث اعظم، غوث الثقلین، غوثِ معظم، قطب الاقطاب، سلطان الاولیا، اور دونوں جہان کے فریاد رس ہیں۔

نوٹ: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جو وہابیوں کے پیشوا ہیں، انھوں نے بھی اپنے رسالہ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ کے صفحہ ۲۵ پر جناب پیرانِ پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "حضرت غوث الثقلین قدس سرہٗ" لکھا ہے۔ کیا فرماتے ہیں، علمائے دیوبند و نجدیہ اس مسئلہ کے۔

یہ جملہ اہل اللہ صاحبِ بصیرت ہیں اور "آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے" کے مصداق۔ ان کے قصائد (مندرجہ رسالہ ہذا) کا مطالعہ کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا سب کے سب دربارِ غوثیہ میں دامن پھیلائے کھڑے ہیں اور شہنشاہِ بغداد کی نظرِ کرم کے امیدوار ہیں۔ انہیں یقینِ کامل ہے کہ اس سخی دربار سے کوئی خالی نہیں پھرتا۔ یہاں ہر سائل کا سوال پورا کیا جاتا ہے اور ہر شخص کا دامن امید گوہرِ آرزو سے مالامال ہوتا ہے۔

نوٹ: یہ سب قصائد حضور کے وصال شریف کے بعد لکھے گئے ہیں جسکا مطلب یہ ہے کہ "ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق"۔ حضرت سلطان

باہو رحمۃ اللہ علیہ نے بارہا اپنی تصانیف میں تحریر فرمایا ہے، اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ یعنی اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں چلے جاتے ہیں۔ نیز قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ "تذکرۃ الموتیٰ والقبور" میں ارقام فرماتے ہیں :-

اولیاء اللہ دوستاں و معتقداں را در دنیا و آخرت مددگاری مے فرمائند، و دشمناں را ہلاک مے نمائند۔

ترجمہ : اولیاء اللہ دنیا و آخرت میں دوستوں اور معتقدین کی امداد فرماتے اور دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں۔

نیز حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، مَنْ یُّسْتَمَدُّ فِیْ حَیَاتِہٖ یُسْتَمَدُّ بَعْدَ مَمَاتِہٖ جس صاحب سے اس کی زندگی میں مدد لی جا سکتی ہے اس سے وصال کے بعد بھی مدد طلب کی جا سکتی ہے۔

مقامِ حیرت ہے کہ یہ تمام اہلِ بصیرت اور بانیانِ توحید جناب پیرانِ پیر حضرت غوث الثقلین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو نہ صرف اپنا بلکہ دونوں جہاں کا پیر اور فریاد رس مانیں اور ان کی توحید پرستی میں فرق نہ آئے اس کے برعکس وہ لوگ جو حنفی نما وہابی یا خالص نجدی ہیں اور حضور کی شان سے بے خبر ہیں اور اولیاء کرام کے ساتھ دور کی بھی نسبت نہیں رکھتے سرکار غوث الثقلین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے استمداد کرنیوالوں کو (جن میں غوث، قطب، ابدال اور اولیا سب شامل ہیں) مشرک ٹھہرائیں۔ نعوذ باللہ منہا۔

طریقۂ قادری کے متعلق

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ کے چند ارشادات

۱۔ کسی طریقہ کی انتہا بھی قادری طریقہ کی ابتدا کی برابری نہیں کر سکتی، خواہ ریاضت میں پتھروں پر سر مارے۔ دوسرے طریقے بمنزلہ چراغ ہیں، جسے نفسانی، شیطانی دنیاوی آفتوں اور بلاؤں کی ہوا بجھا سکتی ہے لیکن قادری طریقہ آفتاب کی طرح روشن ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس طریقہ کو مخالف ہواؤں کا ڈر نہیں،

(اسرار قادری صفحہ ۱۷)

۲۔ اگر قادری طریقہ کا مرید کسی دوسرے طریقہ میں چلا جائے تو خواہ بانصیب ہی ہو تو بھی بے نصیب اور مردہ ہو جاتا ہے۔ قادری کیلئے دوسروں کی طرف رجوع کرنا گناہ بلکہ گمراہی کے برابر ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک ۵

(تیغ برہنہ صفحہ ۹)

۳۔ طریقہ قادری کا دشمن تین حال سے خالی نہیں ہوتا۔ رافضی، خارجی، منافق و زندیق (بیدین) بعض ناواقف کہنے لگتے ہیں کہ ہمیں قادری کے ہر ایک طریقہ سے خلافت حاصل ہے۔ چنانچہ نقشبندی، طریقۂ سہروردی، طریقۂ چشتی، طریقۂ قادری، یہ ان کا دعوٰے بالکل غلط ہے۔ جس شخص کو طریقۂ قادری حاصل ہوتا ہے وہ کسی دوسرے طریقہ کا محتاج نہیں رہتا۔ کیونکہ جہاں شیر ہو وہاں

اور جانور رہنے نہیں پاتا ۔ (گنج الاسرار صفحہ ۱۰)

۴۔ اگر طریقۂ قادریہ کا مرید کسی اور طریقہ کی طرف رجوع کرے تو وہ مردُود اور مغضوب ہو جاتا ہے پھر قیامت تک بھی اس کا دل زندہ نہیں ہوتا۔
(عقل بیدار صفحہ ۱۹)

۵۔ واضح رہے کہ مرید قادری کو فتح اس کے قادری پن سے ہے اگر وہ کسی اور طریقہ کی طرف رجوع کرے تو مرید نہیں پلید ہے اُس کی برکت سلب ہو جاتی ہے اور کتوں کا درجہ ملتا ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ مجھے ہر طریقہ کی خلافت حاصل ہے تو اُس کی بات کا اعتبار نہ کرو کیونکہ اس حرامی کے بہت سے باپ ہیں اس کی بات محض ایک گپ ہے، قادری لایحتاج نرشیر ہے۔ خدا نہ کرے کہ قادری مرید اپنے طریقوں کو چھوڑ کر کسی اور طریقہ میں داخل ہو۔ قادری مرید ہر طریقہ پر غالب ہوتا ہے۔

من مریدم شاہِ میراں محی الدیں رضی اللہ تعالےٰ عنہ — خاک بر سر منکرانِ بے یقیں
از غلامانِ غلامش خاکپائے — شاہِ میراں پیشوائے باخدُا
(اسرارِ قادری صفحہ ۴۲)

۶۔ دوسرے طریقے بمنزلہ چراغ ہیں اور طریقہ قادری بمنزلہ آفتاب ہے، سو چراغ کی کیا ہستی ہے کہ آفتاب کے سامنے دم مارے اگر دم مارے گا تو بجھ جائے گا۔

۷۔ کسی طریقہ یا خانوادہ کی انتہا اور کمالیت طریقہ قادریہ کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ وہ ساری عمر چلّوں اور ریاضت میں ہی بسر کرے ... پس جو شخص قادری کے ساتھ برابری کا دعوٰے کرے وہ احمق اور بے شعور ہے (عقل بیدار صفحہ ۶۱ - ۷۱)

صلوٰۃ الغوثیہ یا صلوٰۃ الاسرار

اگر اللہ کے بندوں سے مدد مانگنا شرک ہوتا تو حضرت سلطان الاولیاء پیرانِ پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہرگز ہرگز یہ حکم صادر نہ فرماتے :-

اِذَا سَئَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ بِیْ وَ
قَالَ مَنِ اسْتَغَاثَ بِیْ فِیْ کُرْبَۃٍ
کُشِفَتْ عَنْہُ وَمَنْ نَادَانِیْ بِاِسْمِیْ فِیْ
شِدَّۃٍ فُرِجَتْ عَنْہُ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِیْ
اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ حَاجَۃٍ قُضِیَتْ
لَہٗ وَمَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ یَقْرَءُ فِیْ کُلِّ
رَکْعَۃٍ بَعْدَ الْفَاتِحَۃِ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ
اِحْدٰی عَشْرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلٰی
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بَعْدَ السَّلَامِ وَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ وَیَذْکُرُنِیْ ثُمَّ
یَخْطُوْ اِلٰی جِھَۃِ الْعِرَاقِ اِحْدٰی
عَشْرَۃَ خُطْوَۃً یَذْکُرُ فِیْھَا اِسْمِیْ وَ
یَذْکُرُ حَاجَتَہٗ فَاِنَّھَا تُقْضٰی ○

جب خدا سے سوال کرو تو میرے وسیلہ سے
سوال کرو، اور فرمایا جو کسی تکلیف میں مجھ سے
فریاد کرے وہ تکلیف دفع ہو اور جو کسی سختی
میں میرا نام لیکر ندا کرے وہ سختی دُور ہو اور
جو کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کی طرف مجھ سے
توسّل کرے وہ حاجت برآئے، اور جو دو
رکعت نماز ادا کرے، ہر رکعت میں سورہ
فاتحہ کے بعد گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے
پھر سلام پھیر کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر
درود و سلام بھیجے اور مجھے یاد کرے پھر عراق (بغداد
شریف) کی طرف گیارہ قدم چلے اور ان میں
میرا نام لیتا جائے اور اپنی حاجت یاد کرے
اس کی وہ حاجت روا ہو۔

اولیا اللہ سے مدد مانگنے والوں کو اگر کوئی شخص مشرک کہتا ہے وہ خود مشرک ہے،

استمداد و امداد،

کے متعلق سیدنا حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات عالیہ

تتمہ فتوح الغیب برحاشیہ بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۲۸ مطبوعہ مصر:-

اَنَا لِمُرِیْدِیْ حَافِظٌ مَا یَخَافُہٗ وَاَحْرُسُہٗ مِنْ کُلِّ شَرٍّ وَّ فِتْنَۃٍ

یعنی میں اپنے مرید کی محافظت کرنے والا ہوں، ہر اس چیز سے جو اس کو خوف میں ڈالے اور میں اس کی نگہبانی کرتا ہوں ہر قسم کے شر اور فتنہ سے:

تَوَسَّلْ بِنَا فِیْ کُلِّ ہَوْلٍ وَّ شِدَّۃٍ اَغِثْکَ فِی الْاَشْیَاءِ طُرًّا بِہِمَّتِیْ،

مجھ سے توسل کرو ہر ہول اور سختی میں، میں اپنی ہمت سے جملہ امور میں تمہاری فریاد رسی کروں گا،

مُرِیْدِیْ اِذَا مَا کَانَ شَرْقًا وَّ مَغْرِبًا اَغِثْہُ اِذَا مَا سَارَ فِیْ اَیِّ بَلْدَۃٍ

میں اپنے مرید کی فریاد رسی کرتا ہوں خواہ وہ کسی شہر میں ہو، مشرق میں یا مغرب میں:

تتمہ فتوح الغیب برحاشیہ بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۲۵ و ۲۳۰ مطبوعہ مصر:-

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

یعنی میرے مرید کسی دشمن سے نہ ڈر۔ کہ بیشک میں مستقل عزم والا سخت گیر اور لڑائی کے وقت قتل کرنے والا ہوں:

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

میرے مرید خوف نہ کر اللہ میرا رب ہے مجھے وہ رفعت ملی ہے جس سے میں مقصود کو پہنچ گیا ہوں،

مُرِیْدِیْ تَمَسَّکْ بِیْ وَکُنْ بِیْ وَاثِقًا فَاَحْمِیْکَ فِی الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیَامَۃِ

یعنی اے میرے مرید میرا دامن مضبوطی سے پکڑ لے اور مجھ پر پورا اعتماد رکھ میں تیری دنیا میں بھی حمایت کروں گا اور قیامت کے دن بھی:

بہجۃ الاسرار صفحہ ۹۹:- وَلَوِ انْکَشَفَتْ عَوْرَۃُ مُرِیْدِیْ بِالْمَشْرِقِ وَاَنَا بِالْمَغْرِبِ اَسْتُرْتُہَا۔ اگر میرا مرید مشرق میں کہیں بے پردہ ہو جائے اور میں مغرب میں ہوں تو میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہوں:

آرمی پریس بیرون شاہ عالمی گیٹ لاہور